افادات: حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ — انتخاب و ترتیب: مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی فاضل حقانیہ

قائدِ شریعت، محدّثِ کبیر، استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ ایک

مجموعہ محاسن

حضرت مدنیؒ کا اُمت کے ذمہ ایک قرض تھا جسے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے ادا کر دیا

استاذنا المکرم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہٗ پر ماہنامہ الحق کے خصوصی نمبر کی اشاعت و ترتیب کا سُنا تو اپنی نااہلی، نالائقی اور ہیچمدانی کے باوصف دل میں یہ داعیہ رہا کہ میں بھی خریدارانِ یوسف میں نام لکھوا کر آخرت کی سعادتوں سے بہرہ اندوز ہوسکوں، مگر حضرت شیخ الحدیثؒ کی رفعتِ شان اور عظمتِ مقام اور اپنی محدود بساطِ علم کے پیشِ نظر اس کی جرأت نہ کرسکا۔ اس سلسلہ میں جب اپنے بعض اساتذۂ کرام سے عرض کیا تو انہوں نے معروف سکالر، عظیم داعی، مفسرِ قرآن، شارحِ حدیث حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ العالی کے وقیع مکاتیب "کشکولِ معرفت" سے استفادہ کا مشورہ دیا جسے حضرت قاضی صاحب مدظلہ کے مریدِ بااختصاص اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے تلمیذِ خاص حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے مرتب کیا ہے۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ کے یہ خطوط مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام لکھے گئے ہیں۔ ان خطوط میں تعلیم و تربیت، رُشد و ہدایت، تفقہ و سلوک، تبلیغِ دین، علم و مطالعہ، تصنیف و تالیف، دروسِ قرآن، ذکر و فکرِ دین، عشقِ رسول، جہاد، روحانیت کی ترویج جیسے اہم موضوعات کے علاوہ مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ، اس کے بانی و مؤسس شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی سیرت و سوانح، تقویٰ و طہارت، رُتبہ و مقام اور عظمتِ شان کا تذکرہ بھی آگیا ہے۔ جس طرح کہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے جانشین، دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کتاب کے پیش لفظ میں تحریر فرماتے ہیں:

> "مکتوبات کا بنیادی مضمون تزکیہ و تصوف اور احسان ہے۔ حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب دامت برکاتہم خود اس موضوع کے اختصاصی عالم، اس دریا کے شناور بلکہ اس مسئلہ پر علمی طور پر حاوی اور عملی طور پر ذوق آشنا ہیں۔ پھر مکتوبات میں موصوف کی زبان و اسلوب، تسہیل و تفہیم، معیار و اقدار، طریقۂ تعبیر و تشریح دیکھ کر پڑھنے والے کا دل گواہی دینے لگتا ہے کہ خطوط کی ہر سطر خلوص و دلسوزی سے لکھی گئی ہے ——— موصوف کو مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ کی سرپرستی، اس کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہٗ سے محبت اور اس گنہگار سے جو تعلقِ خاطر اور شفقت ہے خطوط میں جگہ جگہ اس کا اظہار بھی کیا گیا ہے جو ادارہ کی ترقی اور احقر کے لیے اُخروی سعادت اور نجات کا وسیلہ بن سکتا ہے۔" (کشکولِ معرفت ص ک)

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی جو حضرت قاضی صاحب مدظلہ العالی کے مکاتیب کے مکتوب الیہ اور جامع و مرتب ہیں "عرضِ مرتب" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ:

> "و بس! اس مختصر سی تالیف کا پس منظر یہ ہے کہ مخدوم العلماء حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب دامت برکاتہم جو اپنے وقت کے جلیل القدر داعی، دین کے مخلص خادم، بیسیوں کتابوں کے مصنف، بحرِ معرفت کے شناور، حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شارح اور قرآنِ حکیم کے علوم و معارف کے مفسر اور ترجمان ہیں، جنہیں ہمارے شیخ و مربی، استاذی و استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہٗ (بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) سے محبت بھی ہے اور عقیدت بھی، عشق بھی ہے اور وارفتگی بھی، (جیسا کہ مکتوباتِ ہٰذا (کشکولِ معرفت) اس کے شاہدِ عدل ہیں)

اِسی رشتے ناطے اس نامہ سیاہ کو بھی ان سے تعلقِ خاطر و استفادہ، روحانی نیاز اور اپنی بساط کی حد تک گہرا نیاز حاصل ہو گیا۔" (کشکولِ معرفت ص ۸)

اس سے آگے تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"پھر مکتوبات میں زیادہ تر تذکرہ استاذی و استاذ العلماء، محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہٗ مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ اور اس کے فضلاء، اس کے نظامِ تعلیم و تربیت اور مؤتمر المصنفین کی مطبوعات کا ہے، اس لحاظ سے گویا یہ مجموعۂ مکتوبات بھی حضرت شیخ الحدیثؒ کی سوانح اور دارالعلوم حقانیہ کی تاریخ کا ایک ایسا باب مرتب ہو گیا ہے جس کے لکھنے والے مؤرخ کی شخصیت ہر لحاظ سے ثقہ اور معتمد ہے اور جو اپنی تحریرات کی تمام جزئیات کے خود شاہد بھی ہیں اور راوی بھی، پھر ثقاہت اور دیانت بھی ان میں ایسی کہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے انہیں درسِ حدیث کے تلمذ کا شرف حاصل ہوا اور الامام الکبیر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے تصوف و سلوک میں مرتبۂ خلافت پر فائز ہوئے"۔

(کشکولِ معرفت ص ۹)

کشکولِ معرفت (جو تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، جسے دارالعلوم حقانیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت "مؤتمر المصنفین" نے شائع کیا ہے) میرے سامنے ہے اور اپنے اساتذۂ کرام کے مشورہ کے بموجب یہی فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنے وقت کے ولیٔ کامل حضرت امام لاہوریؒ کے خلیفۂ اجل، اکابر علماء دیوبند کے مسلک کے امین و ترجمان حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ کے مکاتیب میں سے ان حصوں کو جو حضرت شیخ الحدیثؒ سے متعلق ہیں کچھ اقتباس لے لیے جائیں کہ ع "ولی را ولی می شناسد" کے مطابق حضرت شیخ الحدیثؒ پر ایک مضمون بھی ہو جائے۔ ناچیز کی حیثیت ہی کیا ہے کہ اپنی طرف سے کچھ لکھ سکے، بس یہی کافی ہے کہ اپنے وقت کے عظیم مصنف اور ولیٔ کامل کی شہادت و افادات کو مرتب کر لیا جائے۔ یقیناً اس میں قارئین کے لیے حظِ وافر اور دلچسپی کا وافر سامان میسر ہو سکے گا۔

احقر:- قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی اٹک شہر

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ پر حضرت مدنیؒ کا رنگ غالب ہے

شفقت کا مقام ابوت ہے اور تربیت کا مقام ربوبیت ہے، شاید اسی وجہ سے قرآنِ عزیز نے اللہ تعالیٰ کو بجائے آپ کے رب ماننے کا حکم دیا ہے کہ تربیت میں گرمی، سردی، نرمی، سختی، وصل و فصل، قرب و بعد بلکہ بہار و خزاں سب کا سامنا پڑتا ہے، ایسے شیخ سے تعلق ہو جائے تو پھر نُورٌ عَلٰی نُور ہے اگر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم شفقت کے ساتھ ساتھ تربیت پر بھی توجہ دیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے؟

میرا اپنا یہ خیال ہے کہ حضرت شیخ الحدیث (مولانا عبدالحقؒ) دامت برکاتہم پر حضرت مدنی قدس سرہ العزیز کا رنگ غالب ہے جس میں تواضع اور انکساری حدِ کمال تک پہنچی ہوئی ہے ورنہ اس دور میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہم العالی اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ (صفحہ ۲۷)

حضرت شیخ الحدیثؒ کے اخلاص اور محنت کا اجر

گرامی نامہ کا شکریہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی اس جدوجہد کو قبول فرما کر ملک میں شریعت کا عملی نفاذ کرنے کی صورت پیدا فرمادیں۔ آمین، وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔

حضرت شیخ الحدیث زید مجدہم کے اخلاص اور محنت کا اجر انشاء اللہ اُمّت کو ضرور ملے گا، اللہ تعالیٰ ان کو صحت اور عمر میں برکت عطا فرمائیں، آمین بحرمۃ طٰہٰ و یٰسین۔ (صفحہ ۲۸)

حضرت شیخ الحدیث سے شرفِ تلمذ کے حصول کی سعادت

درجہ حدیث کے جن تین طلباء (جن میں ایک حضرت کے چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم ثاقب الحسینی بھی تھے) کا آپ نے امتحان لیا تھا آئندہ سال ان کا دورۂ حدیث ہے، اس کے لیے میں نے عرض کیا تھا، کوئی محدث صاحب میسر ہو جائیں تو توجہ فرمادیں، ورنہ میرا اپنا یہ ارادہ ہے کہ ان تینوں کو حقانیہ میں داخل کرا دیا جائے تاکہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہم العالی کے تلمذ کا شرف حاصل ہو جائے مگر حقانیہ میں تو تدریس پشتو زبان میں ہوتی ہے جبکہ یہ تینوں پشتو نہیں جانتے آپ اگر بوقتِ فراغت حضرت دامت برکاتہم سے مشورہ کر کے مجھے مطلع فرمادیں تو بہتر رہے گا۔ (صفحہ ۳۰)

حضرت مدنیؒ کے بعد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی زیارت سے سکون ملتا ہے

عزیز گرامی حقانی صاحب! دراصل بات یہ ہے کہ اس گنہگار کو اپنے شیخ حضرت مدنی قدس سرہ العزیز کے ساتھ عقیدت نہ تھی بلکہ عشق تھا جس میں ان کی نوازشات کا پورا پورا دخل تھا اور اب بھی ہے، ان کے سفرِ آخرت

کے بعد ع

سوز بلبل کم نہ گردد گر رَوَدْ گل از چمن

کا معاملہ رہا، جب تک حضرت لاہوری نور اللہ مرقدہٗ تشریف فرما تھے وہ پیاس ان کی زیارت اور دعاؤں سے بجھ جاتی تھی، ان کی رحلت کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق مدظلہم العالی کی زیارت سے سکون مل جاتا ہے، کبھی کبھی حاضری اپنے اسی مقصد کے لیے ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو تادیر باعافیت رکھے۔ آمین ثم آمین (صفحہ ۳۲)

اپنے وقت کے عظیم محدث کی زیارت کا شرف

دورۂ حدیث کا داخلہ کب شروع ہو رہا ہے تاکہ ثاقب اور ایک دوسرے طالب علم کو بھیجدوں، میں چاہتا ہوں کہ میرا بیٹا ثاقب حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق مدظلہم العالی کی زیارت کا شرف حاصل کرے اور آپ کی زیر نگرانی کچھ وقت گذار لے جو اس کے لیے بہتر ہوگا۔ انشاء اللہ

یہ ہیچمداں "حقائق السنن" کے متعلق کیا رائے دے سکتا ہے۔ لکل فن رجال مگر پھر بھی آپ کے ارشاد کی تعمیل میں جلد ہی چند سطور ارسال کر دوں گا۔ (صفحہ ۳۴)

حقائق السنن

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز کو جو ترمذی کی تدریس اور تشریح میں منفرد مقام حاصل تھا اس پر آج تک کوئی شاگرد نہ شاید اس لیے کام نہ کر سکا کہ یہ کام مشکل نہیں مشکل ترین تھا، ادھر حضرت مدنیؒ کے ہزارہا شاگردوں کے ذمے یہ قرض تھا جس کا اتارنا ضروری تھا۔ الحمد للہ

چوں خدا خواہد کہ کارے را کند
خود بخود اسباب را جنبش دہد

اس عظیم قرض کو اتارنے کے لیے حضرت مدنی رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید محدثِ کبیر، استاذ العلماء حضرت مولانا عبد الحق صاحب زید مجدہم و فضلہم کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے باوجود مسلسل علالت، عدیم الفرصتی اور کئی موانع کے اس اہم کام کی طرف توجہ فرما کر جامع السنن للترمذی کی شرح بنام حقائق السنن مرتب کرنے کی سرپرستی قبول فرمائی۔ چنانچہ ان کی پیرانہ سالی کی جواں ہمتی سے حقائق السنن جلد اول صوری اور معنوی زینت سے مرصع شائع ہو گئی، یہ جلد تقطیع کلاں کے ۵۳۶ صفحات پر مشتمل ہے مگر توضیح اور تشریح کا یہ حال ہے کہ ابھی صرف ابواب الطہارت تک ہی معارف قلمبند کیے گئے ہیں۔

عالی مرتبت مرتب اور مؤلف مولانا عبد القیوم حقانی کا امت پر یہ بھی احسانِ عظیم ہے کہ انہوں نے محدث العصر شیخ الحدیث کے افاداتِ درس کی اس کتاب کو اردو زبان میں مرتب فرمایا ہے جس سے کم از کم برِ صغیر کے علماء اور طلباء کے علاوہ خلوصِ نیت کے ساتھ ارشاداتِ سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے والے سعادتمند فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

احقر کی دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الحدیث مدظلہم العالی کو صحت کے ساتھ حیاتِ طویلہ عطا فرمائے تاکہ آپ حقائق السنن کی بقایا جلدیں بھی مرتب فرما سکیں۔ آمین ثم آمین (صفحہ ۳۶)

روحانی برکات کا حصول

ثاقب کو دانتوں کا درد کافی رہا اب صحتیاب ہونے پر حاضرِ خدمت ہو رہا ہے۔ یہ آپ کی اور سب اکابر اور اساتذہ کی دعاؤں کا محتاج ہے۔ پشتو زبان نہ جاننے کی وجہ سے یہ کچھ علمی برکات تو شاید حاصل نہ کر سکے البتہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق دامت برکاتہم اور دوسرے اساتذہ کی زیارت سے روحانی برکات حاصل کر سکتا ہے۔ وفقہ اللّٰہ تعالیٰ العظیم۔ آمین (صفحہ ۴۲)

حضرت شیخ الحدیث کی توجہاتِ عالیہ کی برکتیں

اس سے بہت خوشی اور اطمینانِ قلب ہے کہ آپ (مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ) کو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں حنفیت کے فروغ کے لیے سعادت بخشی ہے۔ بارك اللّٰه في مساعيكم وايدكم بنصره العزيز بحرمة اسمه الفتاح والعليم۔

بعض عرفاء نے کہا ہے کہ ہر دور میں کوئی نہ کوئی دینی فتنہ سر اٹھاتا ہے مگر انا لہ لحافظون کے مطابق اللہ تعالیٰ کسی سعادتمند یا کسی جماعت کو اس کی سرکوبی کے لیے مبعوث فرما دیتے ہیں۔ (یہ خیال رہے کہ بعثت کا کلمہ غیر نبی کے لیے بھی ارشاداتِ سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں یوں آیا ہے انما بعثتم میسرین)

یہ گناہگار سمجھتا ہے کہ اس دور میں مسلکِ حنفیت کے فروغ بلکہ احیاء کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پسند فرمایا ہے وذٰلك الفضل من اللّٰه وكفىٰ باللّٰه عليما، اور یہ ساری برکت اور سعادت استاذ العلماء محبوب اسلاف حضرت شیخ الحدیث مدظلہم العالی کی توجہاتِ عالیہ کی ہے، اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو یوں کہتا

کہاں میں اور کہاں یہ نکہتِ گل
نسیمِ صبح تیری مہربانی

حضرت مدنیؒ کا عکسِ جمیل

گرامی نامہ ملا، اللہ تعالیٰ مرحومہ (شیخ الحدیث مولانا عبد الحق کی اہلیہ) کے درجات بلند فرمائے کہ ان کے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ کسی متقی انسان کے جنازہ میں شرکت سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، مرحومہ دورِ حاضر کی رابعہ تھیں، اپنی خاندانی نجابت پر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق مدظلہم العالی کی رفاقت نے ان کو ایک ملکوتی مقام عطا فرمایا تھا۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق مدظلہم العالی اس گنہگار پر ۱۹۳۲ء سے نظرِ شفقت رکھے ہوئے ہیں، ان کی خدمت میں حاضری یا ان سے کسی بھی نوع کا تعلق اور ربط میرے لیے سرمایۂ سعادت ہے، ان کی مشفقانہ نظر، پرسوز

دعاؤں میں اس گنہگار کو اپنے محبوب آقا حضرت مدنی قدس سرہ العزیز کا عکسِ جمیل نظر آتا ہے۔ اللّٰھم بارك وزد فزد

شکر یہ تو آپ حضرات اور مولانا سمیع الحق صاحب کا ادا کرنا چاہیئے کہ آپ نے بروقت مطلع فرمادیا ورنہ شاید یہ سعادت نہ ملتی۔ جزاکم اللہ خیرا لجزاء

انشاء اللہ طبیعت کی بحالی پر کسی وقت حاضر ہوجاؤں گا۔ (صفحہ ۶۶)

حضرت شیخ الحدیثؒ کی ایک منامی وصیت

آپ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہٗ کے سفرِ باظفر کا جو حال[1] قلمبند فرمارہے ہیں یہ بہت اچھا ہے، تاریخی یادگار کے علاوہ اس موقع پر شریک نہ ہونے والے کے لیے بھی تسلّی کا باعث ہو سکے گا۔ احقر نے جو ٹکڑا پیش کیا ہے اس کا ذکر بیشک فرمادیں میری سعادت ہے مگر اتنا ضرور تحریر فرمادیں کہ:۔

"حضرتؒ نے یہ فرمایا کہ میرے کُرتے کے نیچے ایک ٹکڑا اور رکھ دیں تو میں نے از خود اس پر اندرونِ بیت اللہ المکرمہ کے غلاف کا ایک ٹکڑا اس سفید ٹکڑے پر سلائی کرکے پیش کر دیا ہے"۔ یعنی حضرتؒ نے صرف ایک ٹکڑا رکھنے کا فرمایا ہے۔ (صفحہ ۷۳)

صُحبتے با اہلِ حق

جناب حقانی صاحب! دستی شفقت نامہ ملا، مجھے اکابر کے ہر خادم کے متعلق بلکہ اُن کے جارُوب کش سے بھی ملاقات کرکے دلی اور روحانی مسرت ہوتی ہے، اور آپ تو ماشاء اللہ محدثِ کبیر حضرت مولانا عبدالحقؒ کے منظورِ نظر اور مقبولِ بصر ہیں۔ زادك اللہ ادبًا وحلمًا وعلمًا وعملًا واولادًا۔

آپ کی حالیہ تازہ تالیف "صحبتے با اہلِ حق" کی قدر چند سال بعد اسی طرح آئے گی جس طرح مکتوباتِ مجدد الف ثانیؒ، فوائدالفواد اور مکاتیب شیخ الاسلام کی قدر اہلِ طلب کو آرہی ہے۔ حضرت شیخِ کبیر مولانا عبدالحقؒ کیا تھے؟ کون تھے؟ یہ ہم کیا جان سکتے ہیں۔ آخر جس نحیف الجسد اور مطعون الحسد کے نقشِ پا سے ہزاروں نے منزل کا نشان دیکھ لیا اور ہزاروں منزل کو پہنچ گئے انشاء اللہ مادامت القمرین اپنی محبوب منزل کو پاتے رہیں گے، اتنا عرض ہے ؏

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

دراصل سارے دین اور سارے فلسفہ اور خیالات، عندیات کا خلاصہ وہی کلام ہوا کرتا ہے جو کہ کسی راہنما کی زبان سے صادر ہوتا ہے خواہ وہ نواۃ کی طرح خورد سے خورد ہو مگر فرعہا فی السماء بن جاتا ہے، اصل چیز صحبت ہے، صحابۂ کرامؓ کو جو اجر و مقامِ عظمت رسالت کے بعد ملا وہ اسی ذاتِ عالی صفات کی صحبت کا اثر ہے، پھر ان کا اُمت پر اتنا بڑا احسان ہے کہ سارا دین اور اس کی تعبیر شارع علیہ السلام الیٰ یوم الدین امت تک پہنچا دی ہے۔ اہلِ حق کی صحبت کی ترجمانی شرفِ صحبت کا نہ صرف پرتو ہے بلکہ اس کا عملی اتباع ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے طویل سے طویل صُحبت کے حالات جس طرح اُمت کو پہنچائے اسی طرح قلیل سے قلیل صحبت میں بھی جو سُنا اور دیکھا اُمت تک پہنچایا جو آج تک مشعلِ راہ ہے اور قیامت تک راہنما رہے گا بفضلہٖ تعالیٰ وکرمہٖ

آج کل ایک نئی کتاب وفود القبائل زیر مطالعہ ہے، اس میں ایک صحابی عداس نامی کا بھی ذکر ہے جو سفرِ طائف میں حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صرف نورانی صورت دیکھ کر قریب ہوا، وہ یونس علیہ السّلام کا اُمتی تھا جب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک کی طرف سے بھیجے ہوئے انگور کے گچھے سے ایک دانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کھایا تو اس نے آپ کو نبی سمجھ کر اسلام قبول کرلیا۔

میرا مقصد یہ ہے کہ عداس جیسے گمنام صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قلیل سی قلیل صحبت کا حال بھی امت کو پہنچایا۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل وکرم ہے کہ آپ محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ العزیز کی زبان بن گئے ـــــــ جیسا کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نوراللہ مرقدہٗ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد قاسمؒ کو میری زبان بنادیا، یعنی ان کے علوم ومعارف حضرت نانوتوی قدس سرہ کے واسطے سے پہنچے۔ بارك اللہ فیك وفی ذات فیك۔

۸۰۰/- روپیہ ارسال ہے، ۷۵۰/- روپے "صحبتے با اہلِ حق" کے لیے قبول فرمالیں اور ۵۰/- روپے کسی بھی دو مسکینوں کو کھانے کے لیے دے دیں۔ بارك اللہ۔ (صفحہ ۸۸)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو ہریرہؓ کی تمثیل

آخری عریضہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے شاید یہ تلمیح آسانی سے سمجھ نہ آسکے اس لیے عرض ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے، یعنی اُن سعادتمندوں میں سے ہیں جنہوں نے شروع شروع میں اسلام قبول نہیں کیا مگر پھر اللہ تعالیٰ نے وہ شرف بخشا کہ ان کا بقول امام بخاریؒ آٹھ سو سے زیادہ صحابۂ کرامؓ اور تابعین سے روایت کا سلسلہ ثابت ہے ـــــ

اسی طرح آپ کو اگرچہ حضرت محدثِ کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ تلمذ بہت بعد میں حاصل ہوا مگر آپ نے اُن کی صحبت سے جو قولًا، عملًا، فعلًا، تقریرًا (فی اصطلاح علم الحدیث) تحریرًا فوائد حاصل کیے وہ اکثر

---

[1] استاذی واستاذ العلماء محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے سانحۂ ارتحال پر "سفرِ آخرت" کے عنوان سے مولانا عبدالقیوم حقانی نے ماہنامہ الحق کے لیے مفصل ادارتی تحریر لکھی تھی، اس موقع پر حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی دامت برکاتہم نے جو غلافِ کعبہ کا ٹکڑا حسبِ وصیت منامی حضرت شیخ الحدیثؒ کے سینہ پہ رکھا تھا، اس کا تذکرہ کرنا تھا، تو تحقیقِ حال کے لیے حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں خط لکھا تھا موصوف نے حزم واحتیاط سے بھرپور خط تحریر فرمایا، مندرجہ بالا جملوں میں اسی امر کا اشارہ ہے۔ (صفحہ ۷۳)

اُن اصحاب اور تلامذہ سے زیادہ ہیں جن کو تلمذ کا شرف آپ سے بہت پہلے ملا۔ وذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قرآن فہمی میں بھی اسی نوعیت کی سعادت عطا فرمائے جو اصغر سن و اکبر علماء حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو حاصل تھی۔ (صفحہ ۹۱)

آستانہ شیخ کی جاروب کشی

آخری گذارش جو پیش خدمت ہے وہ یہ کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہٗ کے آستانہ کی ہر خدمت کو شرف سمجھیں، اگر جاروب کشی کی سعادت ملے تو اسے بھی شرف و فخر سمجھیں، انشاء اللہ برکات ہی برکات ملیں گی۔ کبھی کبھی اُن کے مزار پر حاضر ہو کر شرعی سلام عرض کر کے پاؤں کی طرف بیٹھ جائیں اگر ذکر قلبی جاری ہو گیا تو خوش ہوں کہ برکات آ رہی ہیں۔ آخر یہ تو احادیث میں ہیں اور سب موحدین متوحدین بھی قائل ہیں کہ میت کے ساتھ وہ اعمال بھی جاتے ہیں جو اس کے بدن سے زندگی میں نمودار ہوئے، تو وہ اعمال برزخ میں محسوس کر دیئے جاتے ہیں یا جاری رہتے ہیں۔ اس گنہگار کا عقیدہ ہے کہ برزخ میں بھی جاری رہتے ہیں رأيت موسٰى يصلي قائمًا في قبره عند الكثيب الاحمر، اُس آنکھ نے دیکھا جس کے بارہ میں خداوند قدوس نے فرمایا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى۔

ترمذی کی حدیث میں ایک صحابی کا ذکر ہے کہ اُس نے زمین سے سورۃ تبارک الذی پوری سنی اور الصادق والمصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھی المانجیۃ ھی المنجیۃ، میت کے اعمال میں کمی بیشی تو نہیں ہوتی مگر وہ پھلتے پھولتے ضرور ہیں۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نجاشی کی قبر پر لوگوں نے کئی زمانہ روشنی دیکھی۔ حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ مٹی سنتی بھی ہے اور بولتی بھی ہے۔ آخر جب مٹی سے بنے ہوئے انسان بولتے سنتے ہیں تو وہ کیسے صُمٌّ بُکْمٌ ہو سکتی ہے، اور یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا تو نص قرآنی ہے، اور انطق كل شيء و إن من شيء إلا يسبح بحمده بھی قرآن عزیز میں ہے۔

خلاصہ یہ کہ تھوڑی دیر اگر بہتر سمجھیں تو حضرت شیخؒ کی قبر پر بھی کبھی کبھی حاضری دیا کریں، اگر یاد رہے تو میری طرف سے بھی سلام عرض کر دیا کریں۔ (صفحہ ۹۷)

شیخ الحدیثؒ کی روحانی توجہ

جناب کا تبریک نامہ ملا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ مبارکباد کے مستحق تو دراصل آپ حضرات ہیں کہ جن کی دعاؤں اور توجہ سے نااہل کو یہ مقام اور عزت ملی ورنہ یہ تو مشکل سے مشکل ترین مرحلہ تھا۔ احقر کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ کی روحانیت بھی متوجہ رہی۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ (صفحہ ۱۰۳)

حضرت مدنیؒ، حضرت لاہوریؒ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی مسندیں پہلے سے زیادہ آباد ہیں

نور نامہ باعث بصیرت و بصارت ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ سے اپنے دین کی جو خدمت متعدد طریقوں پر لے رہے ہیں یہ آپ کی سعادت اور اس کی رحمت بیکراں ہے، اللہ تعالیٰ مزید ہمت عطا فرمائے اور قبول فرمائے۔

اس گنہگار کا عریضہ مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہم کی خدمت میں پیش فرما کر یہ بھی احسان فرمایا۔ مجھے اس امر سے مسرت ہوتی ہے کہ آج جبکہ اکثر جید علماء کرام کی مسندیں خالی ہی نہیں بلکہ بازوں کے نشیمن زاغوں کے قبضہ میں آ رہے ہیں، ہمارے اکابر حضرت مدنیؒ، حضرت لاہوریؒ اور ان کے عکس جمیل حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ قبورہم وشرح اللہ صدورہم اولادہم بحرمۃ من قال اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ کی مسندیں پہلے سے زیادہ آباد ہیں اور بہ تاویل یہ کہا جا سکتا ہے کہ اصلھم (اجسادھم) ثابت (فی الارض) و فرعھا ای ثمرات اعمالھا مقبولۃ فی السماء کا مصداق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام گلشنوں کو ہر قسم کی خزاں سے محفوظ رکھے۔ آمین (صفحہ ۱۳۲)

حضرت مدنیؒ کے قدموں کی برکات

میں نے وہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا جب موسم گرما میں حضرت مدنیؒ اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور پرانے (حقانیہ) پرائمری سکول میں تشریف فرما ہوئے، یہ ساری ترقی ان قدموں کی برکت ہے ورنہ جن لوگوں نے پاکستان میں دیوبند کے نام سے اپنے مدارس کی ابتداء کی تھی آج اپنے مرحوم بانی کے ساتھ وہ بھی مرحوم ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ پر غور فرمائیں اور اپنے دارالعلوم کو ان منحوس قدموں سے بچائیں ورنہ یبدل اللہ حسناتھم سیئات بھی کر سکتا ہے۔ (صفحہ ۱۳۶)

لسان صدق

جواہر البخاری (بخاری شریف کے الابواب والتراجم پر حضرت قاضی صاحب دامت برکاتہم کے افادات) کے لیے کسی زبان کی ضرورت ہے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہٗ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

"وہ خداوند قدوس نے مولانا نانوتویؒ کو میری زبان بنایا ہے یعنی میرے علوم و معارف ان کی زبان اور قلم سے منصۂ شہود پر آ رہے ہیں"

جیسا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہٗ کی زبان بنایا ہے اور اس گنہگار کا یہ خیال ہے کہ واجعل لی لسان صدق فی الآخرین کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے۔ اب اس گنہگار کے اعمال اس حد تک خراب ہیں کہ جو انعامات خداوندی بزرگوں کی نظر کرم سے ملے تھے ان کو بھی ظاہر نہیں کر سکتا۔ دعا فرمائیں شاید کوئی طریقہ ہو جائے۔ (صفحہ ۱۸۳)

(باقی صفحہ ۱۰۷۱ پر)